آن لائن ادویات اور پنسار آئٹم کے لیے:

www.etopk.com

www.EislamicBook.com

خولنجاں۔(Alpinia Galanga)

خاندان۔(Scitaminaceae)

دیگر نام۔ بنگالی میں کلیجن،تامل میں پرتتی،مرہٹی میں کولنجن سنسکرت میں کلنجن سندھی میں پان پاڑاور انگریزی میں الپانیا کے لین گا کہتے ہیں۔

ماہیت۔

اس کا پودا چھ سات فٹ بلند ہوتا ہے۔پتے ایک دو فٹ لمبے اور چار انچ چوڑے اور نوکدار اوپر سے زیادہ سبز اور نیچے سے ہلکا روئیں دار ہوتے ہیں۔پھول گرم موسم میں چھوٹے سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔پھل چھوٹے بجورا لیموں کی طرح گول اور لال یا پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔جڑ لمبی بے ڈول گلابی بادامی رنگ کی مزے میں چرپری ہوتی ہے۔یہ بطور دوا مستعمل ہے۔

خاص بات۔
بعض لوگ اس کو غلطی سے پان کی جڑ بھی کہتے ہیں۔ لیکن پان کی بیل ہوتی ہے۔اور خولنجاں کا پودا ہوتا ہے۔

مقام پیدائش۔
بعض لوگ اس کو بچھ کی ایک بری قسم شمار کرتے ہیں یہ چین سے جاوا سماٹرا آنے لگی اور اب بنگال جنوبی ہند سمندر کے کنارے دکھشن میں پیدا ہوتی ہے۔

مزاج۔ گرم خشک درجہ دوم۔

افعال۔ مفرح و مقوی قلب مقوی و مسخن معدہ و جگر بارد دافع امراض بلغمی و سودای کاسر ریاح مطیب دہن منفث و مخرک بلغم مدر لعاب دہن، مسکن او جاع باردہ، مقوی باہ، جالی۔

استعمال۔

مطیب دہن ہونے کی وجہ سے منہ کی بدبو کو زائل کرنے کیلئے چباتے ہیں۔ مدر لعاب دہن ہونے کی وجہ سے ثقل اللسان یالکنت میں باریک پیس کر زبان پر ملتے ہیں۔ منفث و مخرج ہونے کی وجہ سے سرفہ ضیق النفس اور بچہ الصوت بلغمی میں استعمال کرتے ہیں۔ بلغمی دردوں خصوصاً درد گردہ بارہ اور سلسل البول میں بھی کھلاتے ہیں۔ تقویت باہ کے لئے تنہا بھی بقدر تین گرام سفوف دودھ کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ کاسر ریاح ہونے کی باعث درد شکم اور قولنج ریحی میں بھی استعمال ہیں۔

جالی ہونے کی وجہ سے اس کا سفوف جلد کے داغ دھبوں کو ضماداً یا طلاءً مفید ہے۔ بوڑھوں کی کھانسی جو عموماً ہر وقت رہتی ہے۔ منہ میں اس کو رکھتے ہیں۔ یا اس کا سفوف بنا کر تین گڑ ملا کر بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ اس کو چوسنے سے کھانسی کو آرام کرتا ہے۔ خولنجان کی جڑ کو باریک پیس کر شہد اور ادرک کے رس میں ملا کر پینا کھانسی نزلہ زکام بارد گٹھیا عرق النساء اور دیگر ریاحی امراض میں مفید ہے۔ مقوی باہ و مسکن ہونے کی وجہ سے تقویت باہ کی معجونوں اور سفوفات میں استعمال کرتے ہیں اور تنفس شکایتوں میں بالخصوص بچوں کیلئے مفید ہے۔ چنانچہ بچوں کی کالی کھانسی میں خولنجاں پیس کر شہد میں ملا کر بطور لعوق چٹانا مفید ہے۔ خولنجاں اور مٹھی پیس کر شہد کیساتھ چٹانے سے سینے کے تمام امراض کو نافع ہے۔ گانے والے اور زیادہ بولنے والے لوگوں کو اس کی جڑ چوسنا مفید ہے۔ کیونکہ یہ آواز کو صاف کرتی ہے۔

نفع خاص۔ مقوی باہ و مفرح قلب۔

مضر۔ حابس بول۔

مصلح۔ کتیرا، صندل، طباشیر اور انیسوں۔

بدل۔ دار چینی۔

مقدار خوراک۔ دو سے تین گرام یا ماشے۔

مشہور مرکب۔ حب جدوار، حلوائے ثعلب جوارش جالینوس لعوق سرفہ لبوب کبیر و صغیر معجون ثعلب معجون سرعلوی خان۔

ثعلب مصری۔(Salep)

خاندان۔(Orchidaee)

دیگر نام۔

عربی میں خصیتہ الثعلب فارسی میں خانہ روباہ رد باہ ہندی میں ثعلب مصری کا غانی میں بیر غندل بنگالی میں مسالم مچھری۔

ماہیت۔

ثعلب مصری کے پودے کو جب پھول لگتے ہیں تو یہ ایک سے دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔پتے جڑ کے نزدیک سے نکلتے ہیں اور برچھی کی نوک کی شکل کے ہوتے ہیں۔اور دو سے پانچ انچ لمبے ہوتے ہیں۔پھول دو تین انچ لمبے اور گلابی رنگ کے اور شاخوں کے سروں پر بہت اکٹھ لگتے ہیں۔جڑ ہاتھ کے نیچے کی طرح اس کو ثعلب پنجہ کہتے ہیں یا بالکل گول جس کو ثعلب مصری کہا جاتا ہے۔پھول اس کو مارچ میں لگتے ہیں۔

مقام پیدائش۔

یہ سطح سمندر سے تین ہزار سے سولہ ہزار میٹر بلندی پر ہوتی ہے۔ہندوستان کے علاوہ پاکستان افغانستان مصر روم میں پیدا ہوتی ہے۔مشہور مصر کی ہے لیکن رومی زیادہ بہتر ہے۔

اقسام

ثعلب مصری کی کئی اقسام ہیں۔ثعلب ہندی ثعلب مصری، ثعلب پنجہ ثعلب لاہوری اور اقسام اور ایلوفیا وغیرہ۔

مزاج۔ مؤلد و مغلظ منی مسمن بدن مقوی اعصاب مقوی باہ۔

استعمال۔

ثعلب مصری کو زیادہ تر سفوف کر کے تقویت باہ تولید و تغلیظ منی کے لئے دودھ کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔مقوی و ممسک ہے پٹھوں کو قوت دیتا ہے اکثر سفوف مقوی باہ معاجین میں ثعلب کو شامل کرتے ہیں۔تازہ ثعلب کا مربہ بناتے ہیں۔اس کا باریک سفوف چمچہ خرد ایک پیالہ بھر دودھ میں ملا کر فرنی پکائی جائے تو نہایت مقوی غذا بن جاتی ہے۔

حکیم علوی خان کا قول ہے کہ تازہ ثعلب مفید ہے اور جب خشک ہو جاتی ہے تو اس کا فعل باطل ہو جاتا ہے۔ثعلب کی شاخ اور پتوں کو تیل میں پکا کر لگانا باہ کیلئے فائدے مند ہے۔یہ فالج لقوہ اور امراض بلغمی کیلئے مفید ہے۔

نفع خاص۔ مقوی باہ مولد و مغلظ منی۔ مضر۔ قم معدہ اور گرم مزاجوں کیلئے۔

مصلح۔ آب کاسنی، سکنجبین۔ بدل۔ بوزیدان۔

مزید تحقیق۔
ثعلب مصری اعلیٰ قسم میں زیادہ جز گوند کو ہوتا ہے جو کہ تقریباً 48 فیصد جوہر 28 فیصد شکر ایک فیصدی راکھ دو فیصدی فاسفیٹ کلورائیڈ پوٹاشیم کیلشیم ایلبومن وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

مقدار خوراک۔ تین سے پانچ گرام۔

مشہور مرکب۔ معجون ثعلب سفوف الثعلب معجون مغلظ وغیرہ۔ سفوف شاہی خاص معجون الخاص اور جوارش مقوی۔

کاکڑا سینگی ''سومک''

دیگر نام۔
گجراتی میں کاکڑاشنگی بنگالی میں کاکڑاشر نگی سنسکرت میں کرکٹ سر نگی پنجابی میں سومک اور انگریزی میں گالز پس ٹاکیسا۔ یا کریب ھارن Crab's Horn کہتے ہیں۔

ماہیت۔
کاکڑا کا درخت قریباً چالیس فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کی چھال کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ کاکڑا کے پتے لمبی نوک دار شاخوں پر آمنے سامنے ہوتے ہیں کاکڑا درخت کے پتے پتوں کے ڈنٹھل ٹہنیوں پر ٹیڑھے سینگ کی طرح کو لے پائے جاتے ہیں۔ کئی لوگ اس درخت کی پھلیاں کو ایک خاص قسم کے کیڑا کا گھر مانتے ہیں۔ یہی کاکڑا سینگی ہے۔ یہ پھلیاں سی مختلف لمبائی میں تین سے چھ انچ لمبے اور پون انچ سے ایک انچ تک چوڑے اور اندر سے خالی ہوتی ہیں۔ اس کا چھلکا پتلا سرخ رنگ کا اور اندر سے بھورا نظر آتا ہے۔ اس کا ذائقہ کڑوا کسیلا ہوتا ہے۔

مقام پیدائش۔

یہ شمالی مغربی پہاڑی علاقے سے پشاور سے شملہ تک کانگڑھ سکم بھوٹان تک پایا جاتا ہے۔

مزاج۔ گرم ایک۔۔۔خشک درجہ دوم۔

افعال۔ مخرج بلغم، مجفف رطوبت مقوی معدہ دافع تپ۔ ہر طرح کی ڈھیٹ کھانسی کا مجرب ترین علاج وائرس کے خلاف موثر ہتھیار جہاں بہترین اینٹی بایو ٹکس بھی اثر نہیں کرتی ہیں

استعمال۔

کاکڑا سینگی کا سفوف شہد کے ساتھ ملا کر چٹانا کھانسی ضیق النفس سرفہ بلغمی خاص کر بچوں کی کھانسی کو نافع ہے۔اس کو کائے پھل کے ساتھ پیس کر سرفہ بلغمی خاص کر بچوں کی کھانسی کو نافع ہے۔اس کو کائے پھل کے ساتھ پیس کر شہد میں ملا کر چٹانے سے دمہ ختم ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء کاکڑا سینگی اور بیل گرمی ہموزن کا سفوف بنا کر اسہال میں دیتے ہیں۔

کاکڑا سینگی اور اتیس پھلی ہموزن سفوف کر کے بمقدار ایک گرام شہد کے ہمراہ چٹانوں بچوں کی کھانسی اسہال اور دانت نکالنے کے زمانے میں پیدا ہونے والی تمام شکایات کے لئے پر منفعت ثابت ہوا ہے۔

نوٹ۔ کاکڑاسینگی کے اندر سے سفید جالا کو دور کر کے استعمال کریں۔

نفع خاص۔ کھانسی دمہ۔

مضر۔ جگر کے امراض کو۔

مصلح۔ کیترا، گوند ببول۔

بدل۔ اصل السوس۔

مقدار خوراک۔ ایک سے دو گرام یا ماشے۔

سورنجان شیریں۔(Meadow Salffron)

لاطینی میں۔Colchicum

دیگر نام۔
یونانی میں قبارو ق یافل خیق، عربی میں قلب الارض حمل فارسی میں سورنجاں حلو میڈو سیفرنی اورلاطینی میں کالچیکم کہتے ہیں۔

ماہیت۔
ایک چھوٹاساپوداہے۔اس کا تناچار کونہ والاہوتاہے۔یہ ہر موسم میں سبز رہتاہے۔اس کے پتے کم ہوتے ہیں اور لہسن کی طرح کے اس کی جڑ گرہ دار سنگھاڑہ کی سی شکل کی ہوتی ہے۔

پھول سفید زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔سورنجاں کے تخم عموماًاپریل میں پھلوں کے پکنے پر نکالے جاتے ہیں اور جڑیں مئی میں جمع کر لی جاتی ہیں۔

مزاج۔ گرم خشک درجہ دوم۔

افعال۔ مفتح، مسہل بلغم مسکن و محلل مقوی باہ، وجع المفاصل۔۔۔

استعمال۔ سورنجان شیریں وجع المفاصل نقرس اور عرق النساء میں اندرونی طور پر بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ضعف باہ میں بھی مستعمل ہے۔ورموں کو تحلیل کرنے اور دردوں کو تسکین دینے کیلئے زعفران کے ساتھ اس کا ضماد لگاتے ہیں۔غلیظ بلغم کا اخراج کرتی ہے اور ہلکا مسہل بھی ہے۔

نفع خاص۔ اوجاع مفاصل۔

مضر۔ معدہ و جگر کو۔۔

بدل۔ سناء مکی حناء۔

مصلح۔ کتیرا،زعفران اور شکر۔۔

مقدار خوراک۔ دو سے تین گرام۔

مشہور مرکب۔

معجون سورنجاں،حب سورنجان جو کہ وجع المفاصل نقرس اور عرق النساء میں مستعمل ہے،روغن وجع المفاصل کا خاص جز ہے۔

اجمود (کرفس celery seeds)

فیملی۔

no. umbelliferae

دیگر نام۔

لاطینی میں اپی ایم گرےوی یو لینس، عربی میں فطر اسالیوں یا بزالکرفس، فارسی میں کرفس، سندھی میں دل وجان، سنسکرت میں میوری، بنگلہ میں اجمود کہتے ہیں۔

ماہیت۔

اس کا پورا اجوائن کی طرح کا ہوتا ہے۔ دراصل یہ اجوائن ہی کی قسم ہے یعنی چاروں اجوائن میں سے ایک کرفس، یہ ایک سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ پتے بہت سے حصوں میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ تخم انیسوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔

اجوائن کی طرح شاخوں پر بڑے بڑے چھتے لگتے ہیں۔ جن پر سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول ہوتے ہیں۔ جن کے نیچے دانے لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو پکنے کے بعد تخم کرفس کہلاتے ہیں۔ اس کے زیادہ تر تخم اور جڑ بطور دواء استعمال کی جاتی ہے۔

نوٹ۔
بعض کے نزدیک اجمود کرفس کے علاوہ ہے کیونکہ اجمود کا دانہ کرفس سے دگنا ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اجمود الگ دواء ہے۔

رنگ۔ زرد سبزی مائل۔

ذائقہ۔ تخم کا مزہ میٹھا لیکن کڑواہٹ لئے ہوئے۔

بو۔ سونف سے ملتی جلتی۔

مقام پیدائش۔ یہ پودا پاکستان اور ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ خصوصاً پنجاب کے پہاڑی علاقوں میں بکثرت اور بنگال میں عموماً پیدا ہوتی ہے۔

مزاج۔ گرم و خشک درجہ دوم۔

افعال۔ مفت حصات، مدر بول و حیض، مفتح سدہ، معرق، کاسر ریاح، مشتہی، قابض، قاتل، کرم شکم،

استعمال۔ خاص طور پر سنگ گردہ ومثانہ میں اس کو توڑنے اور خارج کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ بھوک لگانے، قے روکنے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارنے، ہچکی کو روکنے کے علاوہ بلغمی امراض مثلاً کھانسی،ذات الجنب،ذات الریہ، عرق النساء، کمر کا درد، نیز جگر کے دردوں کو کھولنے اور ریاح کو خارج کرنے میں مدد دیتا ہے۔استسقاء،احتباس،بول وحیض میں عموماً استعمال کرتے ہیں۔اس کی جڑ اور تخم کو باریک پیس کر گڑ میں بتی بنا کر رکھی جائے تو حمل گر جاتا ہے۔

نفع خاص۔ مفنت حصات، تمام بلغمی اور سرد امراض میں۔

مضر۔ حاملہ عورتوں، گرم مزاج اور مرگی کے مریضوں کے لئے۔

مصلح۔ انیسوں، مصطگی۔

بدل۔ اجوائن خراسانی۔

کیمیاوی مرکبات۔
اتیس میں تھوڑا کافور کی طرح جو معمولی زہریلا ہوتا ہے۔سلفر اور اڑانے والا تیل،ایلومن اور لعاب کے علاوہ کچھ نمکیات۔

مقدار خوراک۔
تین سے پانچ ماشہ یا گرام بیخ کرفس پانچ سے سات گرام (ماشہ) ۔

مرکبات۔
جوارش حب آلاس، سفوف نمک، سیلمانی اور عرق قرنفل وغیرہ۔

کوٹھ 'قسط شریں' کٹھ۔Costus Root

لاطینی میں Sasswre

a Lappa

خاندان۔

Compositae

دیگر نام۔

عربی میں قسط فارسی میں کوشتہ ہندی میں کوٹھ بنگالی میں گڑ پاچک اور انگریزی میں کاسٹس روٹ کہتے ہیں۔

ماہیت۔

اسکا پوداچھ سے آٹھ فٹ فٹ تک بلند سیدھااور موٹاہوتاہے۔اسکے پتے کی ڈنڈی دو تین فٹ لمبی نیچے کے پتے بڑے درمیان سے کٹے ہوئے اور تکونے سے ہوتے ہیں یہ نوک داراور سات آٹھ چوڑے ہوتے ہیں پھول گیندے کے پھلوں کی طرح گول یاایک دوانچ گھیرے کی بیگنی یاگہرے نیلے ہوتے ہیں پھل چوکور چھوٹے،دندانے اور بھورے رنگ کے ہوتے ہیں جڑ قائم رہتی ہےاور ہر سال نیا پوداانسی سے پھوٹتاہے۔خشک ہونے پر زرد رنگ کی ہوتی ہے۔اوراسکودیمک جلد لگ جاتی لہٰذاجوجڑ بطور دوااستعمال کرنی ہووہ بغیر سوراخ کے ہونی چاہیے۔

مقام پیدائش۔

اس کا پودانمناک زمین میں دریائے جہلم وچناب اور خاص کر کشمیر کی وادیوں اور ہمالیہ کی گود کلکتہ بمبئ جبکہ چین میں دھارمک وغیرہ میں ہوتاہے۔

اقسام۔

قسط کی تین اقسام ہیں۔

۱۔قسط شیریں اس کو قسط بحری یا قسط عربی کہا جاتا ہے۔

۲۔دوسری قسم تلخ ہوتی ہے اس کا رنگ باہر سے سیاہی مائل اور توڑنے پر اندر سے زردی مائل نکلتا ہے یہ موٹی اور وزن میں ہلکی ہوتی ہے۔اس کو قسط ہندی کہا جاتا ہے

۳۔یہ سرخی مائل وزنی اور خوشبودار ہوتی ہے اور تلخ نہیں ہوتی لیکن قسم زہریلی ہے جس کی وجہ سے اس کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔

مزاج۔ گرم خشک۔۔۔درجہ سوم۔

افعال بیرونی۔ جالی جاذب خون محلل اور مجفف ہے۔

اندرونی افعال مقوی اعضاء رئیسہ، مقوی اعصاب منفث بلغم دافع ورم لوزتین مسکن ورم سینہ مقوی معدہ وآمعاء کاسر ریاح قاتل دیدان مدر بول وحیض مسکن اوجاع محرک باہ۔

استعمال بیرونی۔
قسط کو ماء العسل میں پیس کر جھائیں اور جلد کے داغ دھبوں کو دور کرنے کے لئے طلاء کرتے ہیں داء الثعلب کو زائل کرنے بالوں کو لگانے اور گنج کے ازلہ کیلئے سرکہ اور شہد کے ہمراہ پیس کر لگاتے ہیں فالج لقوہ کزاز رعشہ وجع المفاصل نقرس عرق النساء جیسے امراض باردہ میں درد کو تسکین دینے اور اعصاب کو قوت وتحریک دینے کیلئے روغن زیتون یا روغن کنجد میں ملا کر مالش کرتے ہیں ادرار حیض اور درد رحم کو تسکین دینے کیلئے اسکے جوشاندے میں مریضہ کو بٹھاتے ہیں۔

نوٹ۔
قسط تلخ زیادہ تر بیرونی طور پر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

استعمال اندرونی۔
مذکورہ بالا عصبی اور بلغمی امراض میں مختلف طریقوں سے کھلاتے ہیں ضیق النفس کھانسی اوجاع صدر اور درد پہلو کو تسکین دینے کیلئے شہد میں ملا کر چٹاتے ہیں۔اس کا سیال خلاصہ یعنی ٹنکچر ایک چمچہ خرد پانی میں ملا کر صبح وشام ضیق النفس میں استعمال کرتے ہیں۔ورم طحال استسقاء اور کرم شکم میں سفوف بنا کر کھلاتے ہیں مقوہ باہ ادویہ میں شامل کرکے مریضان ضعف باہ کو اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کراتے ہیں۔ادرار حیض اور مدر بول کیلئے اس کا جوشاندہ پلاتے ہیں اسے کپڑوں میں رکھنے سے کیڑے کپڑوں کو خراب نہیں کرتے ہیں۔خاص طور پر قسط تلخ۔

نفع خاص۔ مقوی باہ اعضاء رئیسہ۔

مضر۔ مثانہ

مصلح۔ گل قند آفتابی وانیسوں۔

بدل۔ عاقر قرحا۔

طب نبوی ﷺ اور قسط بحری۔
حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیتون سے کریں۔

ترجمہ۔
حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے لڑکوں کو حلق کی بیماری میں گلا دبا کر عذاب نہ دو جبکہ تمہارے پاس قسط موجود ہے۔

ترجمہ۔
حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔۔۔اے عور تو تمہارے لئے مقام تاسف ہے کہ تم اپنی اولاد کو قتل کرتی ہو اگر کسی بچے کے گلے میں سوزش ہو جائے یا سر میں درد ہو تو قسط ہندی کو لے کر پانی میں رگڑ کر اسے چٹا دے

مقدار خوراک۔
دو سے تین گرام یا ماشے۔

تھوہر(تھور) زقوم انگریزی میں۔ Milk Hedge Plant Spurqe

فیملی۔ ارنڈ کا خاندان۔

دیگر نام۔ عربی میں زقوم بنگالی میں منسا گاجھ ہندی میں سینڈھ کہتے ہیں۔

ماہیت۔

یہ ایک کانٹے دار پودا ہے۔جو ایک فٹ سے لے کر دس پندرہ فٹ تک درخت نما اونچا ہوتا ہے جو کہ شیر دار نبات ہے اس کے تنے اور شاخوں پر کانٹے ہوتے ہیں۔اس کو توڑنے یا پودے پر شگاف دینے سے دودھ نکلتا ہے اسکے ڈنڈے کو کاٹ کر لگایا جاتا ہے تو وہ خود بخود پودا بن جاتا ہے اس کا دودھ پانی اور گودا دواً استعمال کیا جاتا ہے۔

تھوہر کی اقسام۔

ا۔ڈنڈا تھوہر۔۲۔ندھارا تھوہر۔۳۔جودھار تھوہر۔۴۔انگلیا تھوہر۔۵۔ناگ پھنی تھوہر جس کو پنجاب میں چھتر تھوہر کہتے ہیں۔

مزاج۔ گرم خشک درجہ سوم۔دودھ گرم خشک درجہ چہارم،

افعال۔ محمر، مقرح، محلل، مسہل بلغم،منفث بلغم، محرک جالی کا سرریاح۔

استعمال۔ تھوہر کادودھ مسہل بلغم ہونے کی وجہ سے آتشک،وجع المفاصل،استسقاءاور جذام میں استعمال کیاجاتاہے۔چنانچہ آرد نخود یاتربد باریک شدہ کو شیر تھوہر میں گوند کرچنے کے برابر گولیاں بناکر حسب طاقت مریض کو کھلاتے ہیں۔یہ مادے کو دستوں کے ذریعے خارج کرکے مزکورہ امراض کو فائدہ کرتاہے۔بلغمی کھانسی اور دمہ میں بھی یہ نسخہ مفید ہے۔تھوہر کا معروف نمک کھار بھی بنایا جاتاہے۔جو بلغمی کھانسی دمہ اور استسقاء میں مفید ہے تھوہر کے دودھ کو گائے کے دودھ بیس گنا میں ملاکراس دودھ کا مکھن نکال کر گھی بنالیں،دو تین ماشہ گھی استعمال کریں خارج کرکے بدن کی کایاکلپ کردیتاہے۔

یادرکھیں کے مذکورہ گولیاں کھانے کے مریض کو گھی ضروردیں تاکہ آنتوں میں خراش اور خشکی پیدانہ ہو۔
تھور کے دودھ کی دوبوند کو مکھن ایک تولہ ملاکر کھالینے سے قے اور اسہال ہوکر دمہ اور کھانسی کیلئے مفید ہے۔

تھوہر کا بیرونی استعمال۔
شیر تھوہر محرک ہونے کی وجہ سے اس کو مکھن میں ملاکر دھوپ میں رکھ دیاجائے پھر اس سے جو گھی حاصل ہوتاہے وہ بطور طلاء مجلوق کیلئے تحریک اور خیزش پیداکرکے قوت باہ میں ہیجان پیداکردیتاہے اگراسکو بدن پر مالش کیاجائے توجلد کو سرخ کردیتاہے۔تھوہر کے پتوں کا پانی نکال کر اور ہموزن روغن کنجد ڈال کر پانی کو آگ پر رکھ کر خشک کرلیں۔جب روغن باقی رہ جائے تو یہ تیل بطور مالش استعمال عرق لنساء وجع المفاصل نقرس فالج اور لقوہ میں مفید ہے۔اس تیل کا پھایہ درد والے دانت پر رکھنا درد دانت کیلئے مفید ہے اس کے پتوں کا رس کان میں ڈالنا کان درد کے لئے مفید ہے اس کے پتوں کو گرم کرکے ان کا پانی نچوڑیئے اور ہم وزن پالک جوہی کی جڑ ملاکر گولیاں بنالیتے ہیں۔بوقت ضرورت گولی آب برگ تھوہر میں گھس کر داد پر لگاتے ہیں۔

خارجی طور پر محمر اور مقرح ہونے کی وجہ سے اس کے دودھ کو ہلدی میں ملاکر بواسیر مسوں پر لگاتے ہیں۔

نفع خاص۔ محلل محمر جلد اور منفث بلغم۔

مضر۔ گرم مزاجوں کیلئے۔

مصلح۔ دودھ گھی۔

بدل۔ ہر ایک قسم دوسرے کی بدل ہے۔

مقدار خوراک۔ دودھ نصف قطرے سے ایک قطرہ تک۔

Euphorbia Antiguorin۔فرفیون

دیگر نام۔

عربی میں اکل بنفشہ فارسی میں افربیون انگریزی میں یوفوربیا انٹی کورنی اور لاطینی میں یوفوربیم۔

ماہیت۔

فرفیون افریقہ کی ڈنڈا تھوہر کا منجمد شیر ہے۔یہ دودھ خشک کر لیا جاتا ہے۔اس کی رنگت زردی مائل بو تیز اور مزہ تیز کاٹنے والا ہوتا ہے اور پرانا ہونے پر اس کی رنگت سرخ مکدر ہو جاتی ہے۔بہتر فرفیون وہ ہے۔جو صاف تازہ خاکی رنگ زردی مائل تند تیز مزہ ہو جب زبان پر رکھیں تو زبان کو کاٹے اور ایک مدت تک سوزش باقی رہے تازہ فرفیون پانی میں جلد گھل جاتی ہے۔

مزاج۔ گرم خشک۔۔درجہ چہارم۔

افعال۔ بیرونی طور پر جالہ منفط، محرک اعصاب مخرش۔

استعمال۔ اندرونی طور پر مسہل اور نافع بلغم ہے۔ مقوی اعصاب بھی ہے۔ اس لئے بلغمی و عصبی امراض مثلاً لقوہ فالج خدر رعشہ اور استسقاء وغیرہ میں کھلائی جاتی ہے۔ بعض لوگ اس کو احتباس حیض میں کھلاتے ہیں بطور دوائے مسہل استعمال کرتے ہیں۔

بیرون طور پر فرفیون کو زیادہ تر روغن قسط یا زیتون وغیرہ میں شامل کر کے لقوہ فالج رعشہ خدر اور وجع المفاصل جیسے بلغمی و عصبی امراض میں مالش کرتے ہیں مناسب ادویہ کے ہمراہ مقوی باہ میں شامل کر کے عضو مخصوص کو تحریک دینے کیلئے استعمال کرتے ہیں لقوہ و فالج میں آب مرزنجوش کے ساتھ حل کر کے ناک میں ٹپکاتے ہیں۔ مسقط جنین ہونے کی وجہ سے تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ فرزجہ استعمال کرتے ہیں لیکن یہ منفط ہونے کی وجہ سے اندر زخم پیدا کر سکتی ہے۔

نوٹ۔ فرفیون اور افیون کو ہرگز اکٹھا کھرل نہ کریں ورنہ دونوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔

نفع خاص۔ مسہل امراض عصبی۔ مضر۔ آمعاء، خصیئے اور رحم کیلئے۔

مصلح۔ گوگل اور ملٹھی۔ بدل۔ شیر زقوم ماذریون وغیرہ۔

مقدار خوراک۔ دو سے چار رتی تک۔ قوت اثر۔ قوت اسکی چار برس تک رہتی ہے۔